معز امجد

مرتد کو توبہ کا موقع دینے سے متعلق روایت

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

روایت کا مضمون

بیہقی، رقم ۱۶۶۱۰ کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ

روى أن رسول اللّٰه استتاب نبهان أربع مرات و كان نبهان ارتد.

''روایت ہے کہ نبہان نے ارتداد اختیار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توبہ کرنے کے چار مواقع دیے۔''

یہ روایت ابویعلیٰ، رقم ۱۷۸۵ اور عبدالرزاق، رقم ۱۸۶۹۹ میں بھی نقل ہوئی ہے۔اس کے علاوہ اس مسئلے کے بارے میں صحابۂ کرام کی آرا بیہقی، رقم ۱۶۶۶۶، ۱۶۶۶۷، ۱۶۶۶۸، ۱۶۶۶۹ میں نقل ہوئی ہیں، جبکہ عبدالرزاق، رقم ۱۸۶۹۷ میں ابراہیم النخعی کی رائے روایت ہوئی ہے۔

روایت پر تبصرہ

مندرجہ بالا روایات میں سے کوئی بھی روایت ایسی نہیں ہے کہ جو قابل اعتماد اور متصل سند سے نقل ہوئی ہو۔

جہاں تک بیہقی، رقم ۱۶۶۱۰ اور عبدالرزاق، رقم ۱۸۶۹۹ کا معاملہ ہے تو ان کی سند میں نہ صرف یہ کہ ایک راوی مجہول ہے، بلکہ یہ سند بھی منقطع ہے، کیونکہ اسے عبداللہ بن عبید بن عمیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، حالانکہ اس کی ملاقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

جہاں تک ابویعلیٰ، رقم ۱۷۸۵ کا معاملہ ہے تو اس کی سند میں اسماعیل بن ذکریا الخلقانی شامل ہے جسے العجلی نے ضعیف قرار دیا ہے[1]۔ ابن معین کے مطابق بھی وہ ایک ضعیف راوی ہے[2]۔ اس روایت کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل بھی ہے جس کے بارے میں اہل علم کی رائے ہے کہ اس کا حافظہ قابل بھروسا نہیں ہے[3] اور بعض دوسرے اہل علم کے نزدیک وہ روایت کرنے میں غیر محتاط ہے[4]۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابن سعد کے نزدیک وہ منکر روایتیں نقل کرتا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید نے اس سے روایت قبول نہیں کی ہے۔ یعقوب کے مطابق وہ ثقہ آدمی ہے، مگر اس کی روایتیں کمزور ہیں[5]۔

نتیجۂ بحث

یہ روایت کسی قابل اعتماد سند سے نقل نہیں ہوئی، اس لیے ہم اعتماد کے ساتھ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔ یہ ممکن ہے کہ بعض صحابہ مرتد کو سزا دینے سے پہلے اس طرح متعدد بار توبہ کا اختیار دیتے ہوں اور راویوں نے ان کا یہ عمل غلطی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا ہو[6]۔

تخریج: محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ وترتیب: اظہار احمد

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے: معرفۃ الثقات۔

[2] تہذیب الکمال ۳/۹۴۔

[3] المجروحین ۲/۳۔

[4] الکاشف ۱/۵۹۴۔

[5] تہذیب التہذیب ۶/۱۳۔

[6] قرآن مجید کے مطابق رسول کے مخاطب مشرک لوگ اگر ایمان نہ لائیں تو انھیں اس دنیا میں باقی نہیں رکھا جاتا۔ اسی طرح اگر وہ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائیں تو انھیں اسی سزا کا حق دار ہونا چاہیے جو انھیں ایمان نہ لانے کی صورت میں ملتی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مشرکین مکہ اگر ارتداد اختیار کرتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ اختیار حاصل تھا کہ انھیں قتل کر دیتے۔ محسوس یہی ہوتا ہے کہ روایت میں اصلاً انھی کے کسی واقعہ کا بیان ہے جو راویوں نے غلطی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net